مروجہ ماتم کی نوعیت، اس کے اثبات پر شیعی دلائل اور ان کے دندان شکن جوابات؛

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اثبات ماتم کے متعلق غلام حسین شیعی کی دغا بازیاں۔

مصنفہ غلام حسین نجفی ماتم اور صحابہ کے جواب میں

نجفی شیعی کی دغا بازی نمبر (۱)

قرآن پڑھو اور نبی بن جاؤ۔

ماتم اور صحابہ

تالیف

مناظر اسلام شیخ الحدیث مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی

سُنی لائبریری
ادارہ دار التحقیق

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

باب دوم

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اثبات ماتم کے متعلق غلام حسین شیعی کی دغابازیاں۔

"ماتم اور صحابہ" نامی کتاب جو غلام حسین نجفی شیعی کی تصنیف ہے۔ جو بزعم خود "حجۃ الاسلام" بھی کہلواتے اور لکھواتے ہیں۔ اس کتاب کا ہم نے بغور مطالعہ کیا۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ اس میں مصنف نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی لے کر ان کے بعض افعال کو "اثبات ماتم" کے طور پر پیش کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ "ماتم" کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ یہ تو سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اجلہ صحابہ کرام کا پسندیدہ طریقہ رہا ہے۔ سنی خواہ مخواہ "ماتم" کا ماتم کرتے ہیں۔ اس بظاہر بھولے بھالے انداز اور بباطن دجل و فریب سے سرشار طریقہ سے عوام کے ذہن میں ایک جستجو، ایک پریشانی اور ایک حل طلب معمہ ابھرتا ہے۔ وہ یہ کہ ان حضرات نے اگر واقعی ماتم کیا ہے۔ تو "جواز ماتم" کے لیے اس سے بڑھ کر اور دلیل کیا ہوگی؟

راقم الحروف اگرچہ مولوی اسماعیل شیعہ وغیرہ کے اعتراضات من وعن نقل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرکے اس مسلہ پر کافی گفتگو کر چکا ہے۔ لیکن اس کتاب کے چند اعتراضات نئے تھے۔ جن کا مستقل جواب ہونا ضروری تھا۔ اور دوسری وجہ یہ بھی تھی۔ کہ کتاب ہذا میں مولوی غلام رسول ناروولی (اہل سنت) اور قاضی مظہر حسین چکوال (دیوبندی) کے نام سے کہ ان کے استدلالات کا جواب اس انداز سے دیا گیا تھا۔ کہ جس سے پڑھنے والے کو تاثر یہ ملتا تھا۔ کہ یہ دونوں جھوٹے ہیں اور غلام حسین نجفی شیعی سچا ہے، چونکہ نجفی شیعی نے جو حوالہ جات "اثبات ماتم" کے طور پر پیش کیے۔ وہ سرا سر دغا بازیاں ہیں۔ حقائق سے اُن کا دُور کا واسطہ بھی نہیں۔ اس لیے میں نے اس کے سوالات کو "دغابازیوں" سے موسوم کرکے پیش کیا ہے۔ اب اپنے اصل موضوع کی طرف آتا ہوں۔

نجفی شیعی کی دغا بازی نمبر (۱)

قرآن پڑھو اور نبی بن جاؤ۔

ماتم اور صحابہ

وَمَنْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ اُعْطِیَ ثُلُثَ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَاَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ اُعْطِیَ ثُلُثَيِ النُّبُوَّةِ وَمَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ اُعْطِیَ النُّبُوَّةَ كُلَّهَا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

خلیفہ زادہ ابن عمر راوی ہے۔ جو ایک تہائی قرآن پڑھے گا اسے ایک تہائی نبوت ملے گی۔ اور جو دو تہائی قرآن پڑھے گا اسے دو تہائی نبوت ملے گی۔ جو سارا قرآن پڑھے وہ درجۂ نبوت پر فائز ہوگا۔

قارئین دیکھا آپ نے خلیفہ زادے نے کس طرح عقیدۂ نبوت کو ختم کیا۔ ارباب انصاف غور کا مقام ہے۔ نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ جہاد صرف قرآن کے الفاظ رٹ کر نبی بن جاؤ۔ اہل سنت کو اندھے حافظانِ قرآن مبارک ہوں۔ کیونکہ یہ ان کے نبی ہیں۔ اگر اہل سنت قرآن رٹنے سے نبی بن سکتے ہیں۔ تو شیعہ امام حسین کی عزاداری کرنے سے مومن کیوں نہیں بن سکتے؟

(ماتم اور صحابہ تصنیف غلام حسین نجفی ص ۱۰
مطبوعہ لاہور)

جواب اوّل:

غلام حسین نجفی نے موضوع کتنا بھیانک اور جونکا دینے والا منتخب کیا "قرآن پڑھو نبی بن جاؤ"، پھر جا بجا ایک دستی بلکہ دغا بازی یہ کی کہ اس کی تائید میں جو عربی عبارت پیش کی۔ اور ترجمہ کرتے وقت خلیفہ زادہ ابن عمر (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کو راوی قرار دیا۔ اس عربی عبارت کو کس کتاب سے لیا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ تک جو سند ہے۔ اس کا نام و نشان نہیں۔ جیسا کہ کسی روایت کی اہمیت یا عدم اہمیت اس کے روایت کرنے والوں پر ہوتی ہے۔ مگر روایت موجود لیکن نہ اس کی سند اور نہ ہی اس کتاب کا نام کہ جس سے یہ منقول ہوئی۔ اور ایسا نجفی نے جان بوجھ کر کیا۔ تاکہ اس حقیقت کو مخفی رکھا جائے۔ اور اپنا الو سیدھا کیا جائے۔ آئیے اس روایت کی سند اور اُس کتاب کا حوالہ جس میں یہ موجود ہے۔ دیکھتے چلیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ بغداد:

اخبرنا القاضی ابو العلاء محمد بن علی
ابو الحسن علی بن عمر بن محمد الحربی
و ابو العباس الحسین بن محمد بن علی
الحلبی قالا حدثنا قاسم بن ابراهیم الملطی
حدثنا لوین حدثنا مالك بن انس عن نافع عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلی علیہ
وسلم الخ

(تاریخ بغداد للخطیب بغدادی۔ جلد ۱۲ ص ۴۴۶
مطبوعہ مدینہ شریف طبع جدید)

ترجمہ:

خبر دی ہمیں قاضی ابوالعلیٰ محمد بن علی ابوالحسن علی بن عمر بن محمد حربی اور
ابوالعباس حسین بن محمد بن علی حلبی نے دونوں نے کہا کہ حدیث بیان
کی ہمارے سامنے قاسم بن ابراہیم ملطی نے کہ بیان کیا لوین نے بیان
کیا مالک بن انس نے کہ حدیث بیان کی حضرت نافع نے
حضرت ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
الی آخرہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث بالا کا پہلا راوی "محمد بن علی" ضعیف، منکر اور موضوع احادیث روایت کرنے والا ہے۔

میزان الاعتدال:

محمد بن علی القاضی ابو العلاء الواسطی المقری ضعیف .... و قال الخطیب رَأَیْتُ لَهُ اُصُوْلاً مُضْطَرِبَةً وَ اَشْیَاءَ سَمَاعَهُ فِیْهَا مَفْسُوْدٌ..... وَرَوٰی حَدِیْثًا مُسَلْسَلاً بِاَخْذِ الْیَدِ.......... قَالَ الْخَطِیْبُ فَاسْتَنْکَرْتُهٗ وَقُلْتُ لَهٗ اَرَاهُ بَاطِلاً قَالَ الْمُصَنِّفُ وَسَاقَ لَهُ الْخَطِیْبُ حَدِیْثًا اٰخَرَ اِتَّہَمَ فِیْ اِسْنَادِهٖ وَقَالَ الْخَطِیْبُ اَمَّا حَدِیْثُ اَخْذِ الْیَدِ فَاتَّہَمَ بِرَفْعِهٖ فَاَنْکَرْتُ عَلَیْهِ فَامْتَنَعَ بَعْدُ مِنْ رِوَایَتِهٖ وَرَجَعَ عَنْهُ وَ ذَکَرَ الْخَطِیْبُ اَشْیَاءَ تُوْجِبُ وَهْنَهٗ۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال تصنیف امام ذہبی۔ جلد سوم ص ۱۰۶ حرف المیم مطبوعہ مصر طبع قدیم)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ:

محمد بن علی القاضی ابو العلاء الواسطی المقری ضعیف ہے۔ خطیب کا کہنا ہے۔ کہ میں نے اس کے اصول مضطرب پائے۔ اور ایسی روایات سُنیں۔ جن کی سماعت فاسد تھی۔ (یعنی اس نے اپنے شیخ سے جو روایت میں مذکور ہوا اس سے وہ حدیث نہیں سنی) اخذ یدوالی حدیث مسلسل بیان کی۔ خطیب نے کہا۔ کہ میں نے اس روایت (اخذ ید) کو منکر قرار دیا۔ اور کہا۔ کہ میرے خیال میں یہ باطل ہے۔ مصنف کتاب امام ذہبی نے کہا۔ کہ خطیب نے ایک اور اس راوی کی حدیث بیان کی۔ جس کی سند میں تہمت تھی۔ اور خطیب نے اخذ ید والی حدیث کے بارے میں کہا۔ کہ میں نے محمد بن علی کو اس کے موضوع ہونے کا اتہام لگایا۔ اور میں نے اسے منکر کہا۔ جس کی وجہ سے اُس نے اس روایت کو پھر روایت کرنا بند کر دیا۔ اور اُس سے رجوع کر لیا۔ اس کے علاوہ خطیب نے محمد بن علی کے متعلق اور بہت سی ایسی باتیں ذکر کیں۔ جن سے اس کی روایت میں کمزوری واجب ہو جاتی ہے

"محمد بن علی الواسطی" کے متعلق آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ خود خطیب بغدادی نے اسے بعض روایات کا واضع قرار دیا۔ اور پھر ان روایات سے اس کا رجوع بھی ثابت کیا۔ اسی خطیب بغدادی کی کتاب سے اس کی روایت کو ذکر کر کے نجفی نے اپنا اُلّو سیدھا کرنے اور اہل سنت پر اعتراض کرنے کی کوشش کی تھی۔ لہٰذا ایسے راوی کی روایت کا کیا درجہ ہے۔ کہ اُس سے استدلال پکڑا جائے۔ اور پھر اُس سے الزام تراشی کی جائے۔ نجفی صاحب! کان کھول کر سُن لو۔ تمہاری دغا بازی بالکل ننگی ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہی حدیث جو تم نے پیش کی۔ اور محمد بن علی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطی کی سند سے ذکر کی۔ اس حدیث کا گھڑنے والا اصل شخص "قاسم بن ابراہیم ملطی" ہے۔ جسے خطیب بغدادی نے ان محدثین و علماء کرام کی سوانح کے دوران لکھا۔ جو بغداد میں پیدا ہوئے۔ یا بغداد میں تشریف لا کر قرآن و حدیث کی خدمات سرانجام دیں۔ خطیب بغدادی نے اسی شخص کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے اس روایت کو ذکر کیا۔ یہی قاسم بن ابراہیم ہے۔ کہ جس کو کتب اسمائے رجال کذاب اور باطل کہتی ہیں۔ بلکہ اسی حدیث کے حوالہ سے اس کو حدیثیں گھڑنے والا بھی کہا گیا ہے۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔

مذکورہ حدیث "قاسم بن ابراہیم ملطی" نے گھڑی اور یہ کذاب تھا

لسان المیزان

قاسم بن ابراھیم الملطی عن لوین قال الدار قطنی کَذَّابٌ قُلْتُ اَتی بَطَامَۃٍ لَا تُطَاقُ فَقَالَ حَدَّثَنَا لوین ثنا سوید بن عبد العزیز عن حمید عن انس رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ رَاَیْتُ رَبِّیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ حِجَابًا مِنْ نَارٍ فَرَاَیْتُ کُلَّ شَیْءٍ مِنْہُ حَتّٰی رَأَیْتُ تَاجًا الحدیث۔ وَاَکْمَلُ مِنْہُ مَا رَوٰی عَنْ لُوَیْنٍ عَنْ مَالِکٍ عن نَافِعٍ عَنْ ابی عمر رضی اللہ عنہما

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ اُعْطِیَ ثُلُثَ النُّبُوَّۃِ الْحَدِیْث ۔۔ اِلٰی اَنْ قَالَ وَمَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ کُلَّہٗ اُعْطِیَ النُّبُوَّۃَ کُلَّھَا وَھٰذَا بَاطِلٌ وَضَلَالٌ کَالَّذِیْ قَبْلَہٗ اِنْتَھٰی وَقَالَ الْخَطِیْبُ رَوٰی عَنْہُ الْفِرْیَابِیُّ عَنْ اَبِیْ رَمِیْثَۃَ الْمُبَارَکِ بِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَعَنْ لُوَیْنِ عَنْ مَالِکٍ عَجَائِبَ مِنَ الْاَبَاطِیْلِ وَقَالَ عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ سَعِیْدٍ لَیْسَ فِی الْمُلْطِیِّیْنَ ثِقَۃٌ۔

(لسان المیزان تصنیف ابن حجر عسقلانی۔ جلد ۴ ص ۴۵۶ حرف القاف مطبوعہ بیروت طبع جدید)

ترجمہ:

قاسم بن ابراہیم ملطی لوین سے روایت کرتا ہے۔ دارقطنی نے قاسم کو کذاب کہا۔ قاسم نے ایک حدیث بیان کی۔ کہ ہمیں سوید بن عبدالعزیز اس نے حمید اور اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ فرمایا۔ جب مجھے معراج کی رات سیر کرائی گئی۔ میں نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان ایک آگ کا پردہ دیکھا۔ پھر میں نے ہر شئی کو دیکھا۔ یہاں تک کہ ایک تاج دیکھا الخ۔ اس حدیث سے زیادہ کامل وہ ہے۔ جو لوین نے امام مالک انہوں نے جناب نافع اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو شخص قرآن کا تیسرا حصہ پڑھے گا۔ اُسے گویا نبوت کا تیسرا حصہ عطا کیا گیا۔ (الحدیث) یہاں تک فرمایا۔ کہ جس نے پورا قرآن پڑھا۔ اس کو کامل نبوت عطا ہوئی۔ اور یہ (روایت) باطل اور گمراہی ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلی (ثلث القرآن مرا ج والی) باطل اور گمراہ کن ہے۔ انتہٰی خطیب نے کہا۔ کہ اس قاسم سے فریابی اور یہ ابوامیہ المبارک سے اور اس نے وین سے ایسی روایات کیں۔ جو باطل ہونے میں عجوبہ تھیں۔ اور عبد الغنی بن سعید نے کہا۔ کہ ملطی لوگوں میں کوئی بھی ثقہ نہیں۔ (قاسم بن ابراہیم بھی ملطی ہے)

المختصر یہ:

نجفی شیعی کی مکاری اور فریب دہی آپ نے ملاحظہ کر لی۔ کتنا عجیب و پُر فریب عنوان تھا۔ "قرآن پڑھو اور نبی بن جاؤ" لیکن جب اس روایت کی حقیقت کی چھان بین کی گئی۔ تو سرے سے موضوع پائی۔ ہم نے اس روایت کا آخری اور پہلا راوی (آخری محمد بن علی واسطی اور پہلا قاسم بن ابراہیم ہے) فن اسماء الرجال میں دیکھا۔ دونوں وضاع اور کذاب ہیں۔ علامہ ذہبی اور ابن حجر عسقلانی نے ان کے وضاع اور کذاب ہونے کو بالتصریح بیان فرمایا۔ اور روایت زیر بحث بھی ان کی اختراعات میں سے ایک ہے۔ اس لیے نجفی نے کس ہوشیاری سے اور چالاکی سے ایک موضوع حدیث کے ذریعہ اہل سنت کو کوسنے اور اپنے ماتم کو ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی۔ یہ تو تھا اس روایت کا حال کہ جس کو نجفی نے لیا۔ اس کے ساتھ استدلال کو عجیب طریقہ پر چسپاں کیا گیا۔ وہ یہ کہ وہ اگر اہل سنت قرآن رٹنے سے نبی بن سکتے ہیں۔ تو شیعہ حضرات امام حسین کی عزاداری سے مومن کیوں نہیں بن سکتے؟"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان دونوں باتوں میں باہم کیا تعلق ہے؟ جہاں تک پہلے جملے کا معاملہ تھا۔ وہ تو نکلا موضوع۔ اور اس کے راوی من گھڑت روایات کے سرخیل۔ اب انہی دونوں باتوں کو ذرا نجفی کے انداز سے جوڑو۔ اور معنی نکالو۔

کسی شخص کا قرآن رٹنے سے نبی بننا باطل اور بے ایمانی ہے۔ اس لیے امام حسین کی عزاداری کرنے سے کسی کا مومن رہنا بھی باطل اور گمراہ کن بات ہے لہٰذا ماتم اور رونے پیٹنے کو جائز سمجھنے والا گمراہ اور بے دین ہے۔ ہم تو اس سے قبل یہ نقل کر چکے ہیں۔ کہ وہ ماتم کرنے والا کتے کی شکل میں اٹھایا جائے گا اور اس کی دُبر سے آگ داخل کر کے منہ سے نکالی جائے گی :: کیا مومن کی یہی سزا ہو گی؟ اگر یہی سزا مقرر و مقدر ہے۔ تو ایسے ایمان سے توبہ۔ اور نجفی وغیرہ مومنین کو یہ مبارک ہو۔۔۔۔۔۔۔

جوابِ دوم:

نجفی نے تو ایک من گھڑت روایت سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کہ ثلث قرآن کے پڑھنے سے تیسرا حصہ نبوت کا مل جاتا ہے۔ مکمل سے پوری نبوت مل جاتی ہے۔ اس من گھڑت روایت پر خوش ہونا کوئی عقل مندی نہیں۔ آؤ۔ ہم تمہیں صحیح روایات بتلاتے ہیں۔ اگر واقعی (معاذ اللہ) نبی بننے کا شوق ہے۔ تو ہم اہل سنت تمہیں تمہارے گھر کی لکھی ترکیب بتلاتے ہیں۔ اس معمولی سی کوشش سے امام حسن و حسین اور نبی تک بن جاؤ گے۔

٭

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari